اتحاد اسلامی

قائد ملت مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب قبلہ

اسلام میں اتحاد اور اتفاق کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔قرآن مجید میں ارشاد ہے: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًاوَ لَاتَفَرَّقُوْا۔ اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ کوئی بھی مقصد بغیر اتحاد حاصل نہیں ہوسکتا۔خداوند عالم نے عبادات میں بھی جذبہ اتحاد کو مقدم رکھا ہے۔دوسرے مذاہب میں عبادت خداوندی ایک انفرادی عمل ہے اس لئے عبادت جتنی تنہائی میں انجام دی جائے اتنا ہی ان کی نظر میں اس عبادت کا رتبہ بلند ہے۔ اس لئے سادھو سنت پہاڑوں کی گپھاؤں، جنگلوں، صحراؤں میں، آبادیوں سے دور جگہ تلاش کرکے اپنے اپنے معبودوں کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ جب کہ اسلام نے اس کے بالکل برعکس تصور پیش کیا ہے۔

دوسرے مذاہب میں جتنی تنہائی میں عبادت ہو تو ثواب زیادہ تصور کیا جاتا ہے اسلام نے کہا اگر اکیلے نماز پڑھوگے تو ثواب کم ہے اگر سب کے ساتھ نماز پڑھوگے تو ثواب بیشمار۔ اگر نماز کا بے حساب اجر لینا ہے تو جنگلوں، بیابانوں کو ترک کرکے انسانی معاشرہ اور آبادیوں میں آنا پڑے گا۔ حدیث شریف کے مطابق اگر جماعت میں امام کے علاوہ ایک ماموم ہو تو ہر رکعت پر تین سو رکعتوں کا ثواب ہوگا۔ اگر دو افراد ہوں تو چھ سو رکعتوں کا ثواب ہوگا۔اس طرح دس افراد تک ثواب دوگنا ہوتا چلا جائے گا۔لیکن اگر دس افراد سے گیارہ ہوجائیں تو اب اجر و ثواب بے حساب ہوجائے گا۔

شاید نماز جماعت کی تاکید سے مقصد الٰہی یہ ہو کہ جب روزانہ پانچ بار محلہ کے لوگ ایک ساتھ جمع ہوں گے تو باہم اُنسیت پیدا ہوگی۔ آپسی غلط فہمیاں دور ہوں گی کیونکہ دوریوں سے اختلافات کو ہوا ملتی ہے اور قریب آنے سے غلط فہمیاں رفع ہونے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں اختلافات ڈلوانے والوں اور لڑوانے والوں کی کوششیں ناکام ہوجائیں گی۔

اس کے بعد نماز جمعہ کی تاکید ہے تاکہ ہفتہ میں ایک بار مختلف محلوں کے مسلمان ایک مقام پر اکٹھا ہوتے رہیں اور مختلف محلوں کے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کی فضا ہموار ہو۔

اس کے بعد حج کا فریضہ ہے تاکہ سال میں ایک دفعہ ساری دنیا کے مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع ہو۔سب ایک دوسرے کے مسائل کو سمجھیں، درپیش مشکلوں کا باہم حل تلاش کریں اور باہمی مدد کی راہ ہموار ہو۔ایک مسلمان اگر تنہا بھی عبادت کررہا ہو تو اسے بھی تاکید ہے کہ یہی کہے: اِیَّاکَ نَعْبُدُ، ہم سب تیری عبادت کرتے ہیں۔وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ، ہم سب تیری مدد چاہتے ہیں۔اس آیہ شریفہ کی تفسیر میں علامہ فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں بڑی لطیف بات تحریر کی ہے کہ جب ہر نمازی یہ کہتا ہے کہ ہم سب تیری عبادت کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ساری عبادتیں ایک ساتھ پیش کی جاتی ہیں۔جس میں ہم جیسے گناہگاروں کی نمازیں اور

عبادتیں بھی ہوتی ہیں اور اولیاء خدا اور خاصان الٰہی کی بھی۔ ناقص نمازیں بھی اور کامل نمازیں بھی۔ اسلامی تجارت کا اصول یہ ہے کہ اگر کسی نے کوئی مال خریدا ہے تو اس میں اگر کچھ ناقص ہے اور کچھ سالم تو خریدنے والا یا تو سارا مال واپس کرے گا یا سارا قبول کرے گا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ اچھا مال تو رکھ لے اور ناقص واپس کردے۔ لہٰذا جب نمازیں بارگاہ الٰہی میں پہنچیں گی اور ایک ساتھ پہنچیں گی تو اس میں ہم جیسوں کی ناقص نمازیں اور اولیاء خدا کی کامل نمازیں بھی ہوں گی تو یا تو اللہ خود اپنے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ساری نمازیں قبول فرمائے یا سب کو رد فرمائے۔ اگر رد فرمائے تو بزرگان دین کی نمازیں بھی رد ہوجائیں گی۔ لہٰذا ان کی نمازوں کے طفیل میں ہماری ناقص عبادتیں بھی قبول ہوجائیں گی۔ یہ ہے اتحاد کا انتہائی حسین ثمرہ۔

اتحاد کے بغیر افراد تو زندہ رہ سکتے ہیں قومیں نہیں۔ اتحاد قوم کی روح کا نام ہے۔ اتحاد ہی طاقت ہے اور اتحاد ہی زندگی ہے۔ جب عناصر میں اتحاد ہوتا ہے تو زندگی کی نمود ہوتی ہے اور یہی اتحاد جب ختم ہوتا ہے تو موت کا پیغام آتا ہے:

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے انہی اجزاء کا پریشاں ہونا

دشمن کی سب سے پہلی کوشش یہ ہوتی ہے کہ مدمقابل کے اتحاد کو پارہ پارہ کردے۔ اسپین کی عبرت انگیز تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ جہاں مسلمانوں کی تباہی کا سبب ان کی نا اتفاقیاں اور باہمی خانہ جنگی تھی۔

آج اسلام کی مخالف ساری طاقتیں آپس میں متحد ہوکر اسلام کے خلاف صف آراء نظر آرہی ہیں۔ انھوں نے اپنے سارے اختلافات بالائے طاق رکھ دیئے ہیں۔ عیسائی اور یہودی جنھوں نے ہمیشہ ایک دوسرے کے گلے کاٹے ہیں آج گلے مل رہے ہیں۔ یہاں تک کہ گذشتہ پوپ نے فتویٰ جاری کیا کہ جناب عیسیٰؑ کو یہودیوں نے صلیب پر نہیں چڑھایا۔ یہ اتنا بڑا جھوٹ صرف اس لئے بولا تا کہ یہ دونوں قومیں متحد ہوکر مسلمانوں کا مقابلہ کریں۔

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لئے مبعوث ہوئے تھے کہ کافروں کو مسلمان بنائیں لیکن بعض ہمارے مولوی حضرات مسلمانوں کو کافر بنانے کا مقدّس فریضہ انجام دیتے رہتے ہیں۔ اس وقت دنیا میں جہاں جہاں مسلمان نقصان اٹھا رہے ہیں وہ سب اپنے اختلافات کی وجہ سے۔ اور جب تک متحد ہوکر ایک مرکز پر نہیں آجائیں گے یوں ہی نقصان اٹھاتے رہیں گے اور خودغرض افراد یوں ہی سوء استفادہ کرتے رہیں گے۔ ہندوستان میں بھی مسلمانوں کے حقوق جو مسلسل غصب ہوتے رہے وہ خود مسلمانوں میں اتحاد کے فقدان کے سبب۔ اس میں عوام کا قصور کم اور خواص کی ذمہ داری زیادہ ہے۔ اس وقت مسلمانوں کے تمام فرقے ایک کشتی پر سوار ہیں جو مخالفتوں کے سمندر میں ڈانوا ڈول ہے اگر اس کشتی پر سوار لوگ آپس میں لڑ گئے تو کشتی ڈوبنے سے سب ڈوبیں گے۔ نہ شیعہ بچیں گے نہ سنی، نہ دیوبندی نہ بریلوی۔ لہٰذا اگر اپنے کو بچانا ہے تو اتحاد کا مظاہرہ تو کرنا ہی ہوگا۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

